مقدمہ

خالقِ کُل کا کلام بھٹکتے ہوئے قافلۂ انسانی کے لیے ہر دور میں نشانِ راہ بھی رہا اور دلیلِ راہ بھی۔ عقل کی دُور اندیشی اور فکر رسا نے اس کی فصاحت و بلاغت، حُسنِ کلام اور اعجازِ معنی کے سامنے عاجزی کا سجدہ کیا۔ کلامِ ربانی تا ابد انسانیت کے لیے نور ہدایت اور اپنی نُدرت اور قدرتِ کلام کا معجزہ بنا رہے گا۔ اس کے حرف و لفظ میں عقل والوں کے لیے جہانِ معنی پوشیدہ ہیں وہاں نامعلوم تاریخ کی قصص اور قوموں کے عروج و زوال کی داستان بھی رقم ہے۔ ذیل میں اسی کلامِ مبین کے اُردو ترجمہ پر تحقیقی انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے اور ایک نایاب ترجمہ کا تعارف اور ہم عصر تراجم قرآن کے ساتھ تقابل پیش کیا گیا ہے۔ جو متلاشیانِ علمِ قرآن اور مفسرین کے لیے ایک نئی معلوماتی کاوش ثابت ہوگی۔

قرآن پاک کتاب ہدایت ہے نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی اس کتاب کے احکام و ہدایات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ یہ ہر شخص کے لیے پیغام ہدایت ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کا کلام ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے کہ جس سے زیادہ جامع، کامل، اکمل اور مستند کوئی کتاب نہیں اس لیے جس کا کلام ہے اس سے بڑا کوئی عالم و حکیم نہیں۔ قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ اہلِ عرب باآسانی اسے پڑھ کر اسے سمجھنے لگے مگر جب اسلام مختلف زبانوں کے لوگوں تک پہنچا اور ان کے اندر قرآن مجید سمجھنے کا شوق پیدا ہوا تو مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے ہوئے۔ دُنیا میں کوئی ایسی زبان نہیں جس میں کتاب اللہ کا ترجمہ نہ ہوا ہو بالخصوص اُردو میں قرآن مجید کے بے شمار ترجمے ہوئے۔ قرآن مجید کے تراجم کا سلسلہ دسویں صدی ہجری سے شروع ہوا لیکن یہ سلسلہ چند سپاروں اور سورتوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ شاہ عبدالقادر دہلوی (۱۸۲۸ء/۱۲۴۳ھ) کے ترجمہ اور تفسیری حاشیہ موضح القرآن کو اُردو زبان کا پہلا اور مکمل ترجمہ قرار دیا جاتا ہے۔ جو ۱۷۹۰ء/ ۱۲۰۵ھ کو معرضِ تحریر میں آیا۔

میرا مقالہ بھی ترجمہ قرآن پر ہے اور یہ ۱۸۰۳ھ کے آغاز کا ترجمہ قرآن ہے۔ میرے مقالے کا عنوان ''اُردو ترجمہ قرآن مطبوعہ فورٹ ولیم کالج کلکتہ کا تنقیدی مطالعہ (سورۃ فاتحہ تا آلِ عمران)'' ہے۔ مجھے اس ترجمہ قرآن سے متعلق کوئی معلومات نہ تھی۔ یہ ترجمہ قرآن ایک نایاب ترجمہ قرآن ہے اور پوری دُنیا میں صرف لندن کی برٹش لائبریری میں موجود ہے اور اب میرے پاس بھی اس کی ایک نقل موجود ہے۔ مجھے اس ترجمہ قرآن کے متعلق میرے نگران مقالہ اور صدر شعبۂ عربی و علومِ اسلامیہ ڈاکٹر محمد سلطان شاہ نے بتایا۔ کئی مہینوں کی تحقیق کے بعد میں اس ترجمہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی اور پھر مزید ایک مہینے

بعد یہ ترجمہ قرآن مجھ تک پہنچا۔ یہ ترجمہ قرآن نامکمل ہے اور چار حضرات میر بہادر علی حسینی، مولوی امانت اللہ شیدا، مولوی فضل اللہ اور مرزا کاظم علی جواں نے مل کر کیا۔ جب میں نے مزید اس پر تحقیق شروع کی تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر واقعی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میری اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ ان تراجم قرآن کو سامنے لانا ہے جو کہ نایاب ہو چکے ہیں۔ میں نے اپنی تحقیق میں ان نایاب تراجم میں سے ایک ترجمہ پر علمی اور تحقیقی انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ ہمارے کئی تراجم قرآن ایسے ہیں جو کہ نایاب ہیں اور ان پر کوئی کام نہیں ہوا۔ ہمیں ایسے تراجم قرآن کو تلاش کر کے اس پر تحقیق کر کے دوبارہ سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ جب میں نے اس پر تحقیق شروع کی تو مجھے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس پر مواد نا ہونے کے برابر تھا لیکن پھر بھی میں نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہے کہ اس موضوع پر جہاں تک ممکن ہو مواد جمع کر سکوں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ترجمہ نگاروں کے تراجم، ان کے عہد کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے عقیدے، مسلک نیز علمی اور ادبی ذوق کے بھی غماز ہوتے ہیں۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلک پرستی سے ہٹ کر قرآن پاک کے تراجم کا جائزہ لیا جائے۔ میں نے فورٹ ولیم کے ترجمہ قرآن ''صراطِ مستقیم'' کا جائزہ اسی کے دور کے تراجم کے ساتھ لیا ہے قطع نظر اس کے کہ وہ کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ تحقیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ان تراجم کا تقابل کیا ہے تاکہ اس ترجمے میں جو خوبی اور کمال ہے اس کو واضح کر سکوں اور جو خامیاں ہیں اُن کی نشاندہی کی جائے۔ میں نے تقابل کے لیے جن تراجم کو منتخب کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر رؤفی از شاہ رؤف احمد مجددی

۲۔ ترجمۂ القرآن از شاہ رفیع الدین

۳۔ موضح القرآن از شاہ عبدالقادر

میرا منہجِ تحقیق تجزیاتی اور تقابلی ہوگا۔ جہاں تک مفروضۂ تحقیق کا تعلق ہے وہ الفاظ کی ترتیب میں کچھ یوں ہوگا:

۱۔ ترجمہ قرآن ''صراطِ مستقیم'' اُردو ترجمہ قرآن کا سب سے پہلا اور رجحان ساز ترجمہ ہے۔

۲۔ ''صراطِ مستقیم'' ایک نامکمل اور عامیانہ کاوش تھی۔

میں نے اپنے مقالہ کی تقسیم بندی تین ابواب اور نو فصلوں کے تحت کی ہے۔

پہلا باب فورٹ ولیم کالج کو تاریخ کی روشنی میں واضح کرتا ہے اس کو آگے تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی فصل میں فورٹ ولیم کالج کے قیام کے وقت برصغیر کے حالات کا جائزہ جس میں اس وقت کے سیاسی اور تعلیمی حالات کو بیان کیا ہے۔ دوسری فصل فورٹ ولیم کالج کلکتہ کا تعارف ہے۔ اس فصل میں فورٹ ولیم کالج کے قیام کا پس منظر، قیام کی تاریخ، اس کا مقصد گل گلرسٹ کے حالاتِ زندگی، اس کی تالیفات و تراجم، فورٹ ولیم کالج کے مطبوعات لکھے گئے ہیں۔ فصل سوم میں فورٹ ولیم کالج

کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں فورٹ ولیم کالج کے مطبوعہ ترجمۂ قرآن کا تعارف کروایا گیا ہے۔ اس باب کو بھی تین فصول میں تقسیم کیا گیا ہیں۔ پہلی فصل میں ترجمہ قرآن ''صراط مستقیم'' کا تعارف، اس کی سورتوں کا تعارف، ترجمہ قرآن میں متروکات، احوالِ ترجمہ قرآن کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ دوسری فصل مترجمین قرآن کا تعارف کے بارے میں ہیں جس میں ''صراط مستقیم'' کے مترجمین میر بہادر علی حسینی، مولوی امانت اللہ شیدا، مولوی فضل اللہ اور مرزا کاظم علی جواں کا تعارف کروایا گیا ہیں۔ فصل سوم میں معاصر تراجم قرآن کے بارے میں ہیں جس کے ساتھ ''صراط مستقیم'' کا تقابل کیا گیا ہے۔ معاصر تراجم قرآن میں حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددیؒ، شاہ رفیع الدین، شاہ عبد القادر کا ترجمہ شامل ہیں۔ اس کے بعد ان تینوں تراجم کا آپس میں تقابل کیا گیا ہے اور آخر کے قرآن پاک دیگر تراجم قرآن کی فہرست دی گئی ہیں۔

تیسرے باب فورٹ ولیم کالج کے مطبوعہ ترجمہ قرآن کا تنقیدی مطالعہ ہے اس باب کو بھی تین فصول میں تقسیم کیا گیا ہیں۔ فصل اوّل میں ترجمہ قرآن کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا ہے۔ دوسری فصل میں ''صراط مستقیم'' کے محاسن و معائب کو بیان کیا ہے جبکہ تیسری فصل میں ''صراط مستقیم'' کا تقابل معاصر تراجم قرآن سے کیا گیا ہے۔ میں نے اپنے اس مقالہ میں اپنی استطاعت کے مطابق اسے بہتر انداز میں مکمل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ میں نے بھرپور سعی کی ہے کہ میں اپنے عنوان ''اُردو ترجمہ قرآن مطبوعہ فورٹ ولیم کالج کلکتہ کا تنقیدی مطالعہ (سورۃ فاتحہ تا آلِ عمران)'' کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرسکوں لیکن میں اس بات کا اعتراف بھی کرتی ہوں کہ میں ''اُردو ترجمہ قرآن مطبوعہ فورٹ ولیم کالج کلکتہ کا تنقیدی مطالعہ'' پر تحقیق کا حق ادا نہیں کر سکی۔

میں اللہ ربّ العزت سے دُعا گو ہوں کہ اس کام کی تکمیل کے دوران مجھ سے ہونے والی ہر خطا کو معاف فرمائے اور میری اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

حمدہ شاہد

ایم۔فل اسلامیات